سرگزشت کاروان آزادی

آج ہی کے روز آزادی کی نعمت پائی تھی
جان کی بازی لگا کر ہاتھ دولت آئی تھی

سرزمین ہند کو سب داستانیں یاد ہیں
ابن قاسمؒ غزنویؒ نے فتح کیسے پائی تھی

جب تلک تیغ و سناں ہم ہاتھ میں تھامے رہے
ساری دنیا میں ہماری ہی سریر آرائی تھی

دین سے منہ موڑ کر عیاشیوں میں کھو گئے
یہ ہماری اپنے ہاتھوں آپ ہی پسپائی تھی

اک فرنگی قوم نے یاں آکے شب خوں مارا تھا
اس کے ہاتھوں قوم ساری کی ہوئی رسوائی تھی

ان کے ظلم و جور کی چکی میں یوں پستے رہے
پستیوں کی ہر سطح حصے ہمارے آئی تھی

تب ہوا لوگوں کے دل میں موجزن شوق جہاد
مختلف شکلوں میں اس جذبے نے لی انگڑائی تھی

کچھ اکابر نے سنبھالا شعبہ تدریس تھا
دوسروں نے راہ جدوجہد کی اپنائی تھی

علم و فن کے وارثوں نے اپنے فن کے زور سے
مومنوں کے دل میں چنگاری سی اک سلگائی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے ایسی ہوئی کایا کلپ
ایک مور ناتواں تب فیل سے ٹکرائی تھی

وہ کہ جن کی سلطنت میں ڈوبتا سورج نہ تھا
بے بسی بے چارگی سے خوب منہ کی کھائی تھی

رہروان شوق کا جذبہ، قیادت کا فسوں
حریت کے چاہنے والوں نے منزل پائی تھی

کیا بتاؤں کس قدر قربانیاں دینا پڑیں
کربلا کا دشت تھا اور بادیہ پیمائی تھی

پھول سے معصوم نیزوں پر ترازو ہوگئے
راہ حق میں کتنے بچوں نے شہادت پائی تھی

نونہالوں کا بہت ہی خوں بہایا جب گیا
تب چمن کو اس طرح حاصل ہوئی رعنائی تھی

پاک دامن عورتوں کی لٹ گئیں جب عصمتیں
پھر کہیں ویراں چمن میں فصل گل لہرائی تھی

کلمہ طیب سے بنا لاریب پاکستان کی
یہ شرح اس ملک کے بانی نے ہی فرمائی تھی

بھول بیٹھے سارے وعدے منزلیں پانے کے بعد
کفر نعمت میں تو حاصل ہوگئی یکتائی تھی

شامت اعمال سے تب ایک بازو کٹ گیا
سارے عالم میں ہوئی کچھ ایسی جگ ہنسائی تھی

آج بھی حالات کے تیور ہیں کچھ بگڑے ہوئے
جیسی پچھلے دور میں شامت ہماری آئی تھی

کفر یکجا ہے مسلماں کو مٹانے کیلئے
بات اتنی سی ہماری عقل میں نہ آئی تھی

آج گر نہ ہم نے عاصم عقل کے ناخن لئے
پھر نہ کہنا مومنوں کو کیوں ہوئی پسپائی تھی

کاوش فکر: عبدالرحمٰن عاصم ایم اے میانچوں

باب الفتاویٰ

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

پاکستان میں مختلف شہروں کی ٹیکسٹائل ملوں میں عورتوں کے پہننے کے پھولدار کپڑے تیار ہوتے ہیں ان کپڑوں پر اللہ تعالیٰ، حضور سیدنا محمد ﷺ امیر المومنین سیدنا عمرؓ کے اسماء گرامی، کلمہ طیبہ، اور دیگر مقدس کلمات واضح طور پر لکھے ہوئے ہیں سائل کے پاس ان تمام کپڑوں کے نمونے موجود ہیں۔ یہ کپڑے بنانے والی ملوں، ان کے مالکان، کپڑا ملوں سے خرید کر فروخت کرنے والے اور یہ کپڑا پہننے والوں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ جن لوگوں نے لاعلمی میں یہ کپڑے استعمال کرلئے ان کے لئے کیا حکم ہے۔ جبکہ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کپڑے بنانے والی تیس سے زائد ملوں میں سے بعض کے مالکان اب اخبارات میں معذرت کا بیان شائع کرا رہے ہیں کیا ان کی یہ معذرت انہیں شرعاً اس گناہ سے بری ہونے کے لئے کافی ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ اس سلسلہ میں حکومت وقت سیاسی قائدین علماء کرام اور عام مسلمانوں کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ جواب باصواب سے آگاہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جناب کو اجر عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب

"الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد" ہماری اہالیان پاکستان مسلمانوں کی بدقسمتی کہئے کہ وہ مسلمانوں کا خاص ملک جو صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا وہ تنفیذ اسلام (جو اس کے حصول کا اصل مقصد اور نصب العین تھا) کے خواب کو پورا ہوتے دیکھنے کو ترس گیا۔ پورا ہونا تو کجا بلکہ اسلام کے خلاف مکرو فریب کرنے اور بیہودہ بیانات دینے والوں کو دندناتے پھرتے دیکھ رہا ہے اور ایسے منحوس اشخاص صاحب اقتدار افراد بھی ہیں۔ "والعیاذ باللہ"

جس ملک میں توہین رسالت جیسے متفق علیہ مسئلہ پر بھی اسمبلیوں میں بحث و تنقید ہوتی ہو، اور حکمران خود توہین رسالت کے مرتکبین کو تحفظ فراہم کرتے ہوں وہاں ایسی حرکات اور اسلام کے خلاف کھلی دشمنی کی صورتیں دن بدن دیکھنے میں یقیناً آئیں گی۔

افسوس در افسوس کہ جو کام پچھلے سالوں میں یورپ ممالک کے کفار اور اسلام دشمن کرتے تھے وہ ہمارے پاک ملک پاکستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے کروایا جارہا ہے۔ "نعوذ باللہ من ذلک" اگر غیور مسلمان اس صورتحال کو اب بھی بھانپ جائیں اور اس کیلئے بغیر کسی تاخیر کے میدان عمل میں نکل آئیں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ غالباً اپنے ملک اور ایمان کو بچالیں گے اور اگر پہلے کی طرح غفلت کی نیند سوئے رہے تو شاید کل پچھتاوے کے ہاتھ ملنے کے سوا کچھ نہ کرسکیں کپڑوں پر مقدس ناموں کا پرنٹ کرنا اور ایسے کپڑوں کا عمداً استعمال کرنا کسی فتویٰ کا محتاج نہیں بلکہ اسکا جواب ہر مسلمان کا ایمان خود دے دیتا ہے۔ یقیناً عمداً ایسا کرنیوالے توہین رب تعالیٰ وتوہین رسالت اور توہین اسلام کے مرتکب ہیں اور ایسا شخص یقیناً کافر ہے اسکے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

رہی یہ بات کہ جنہوں نے غلطی سے بغیر احساس کئے اور بغیر متنبہ ہوئے ایسے کپڑے بیچے یا خریدے اور انہیں استعمال کیا ہے وہ معذور ہیں ان کو چاہئے کہ ایسے کپڑوں کو فوراً اتاریں توبہ استغفار کریں رب تعالیٰ کی رحمت کی وسعت یقیناً انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ان کی اس لغزش کو معاف فرمادے گی۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ واستغفار کرنے والوں کو اور ایمان کی طرف لوٹنے والوں کو معاف فرمایا ہے اور یہ توبہ واستغفار کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے اور بالخصوص ایسی صورت میں قرآن پاک ہماری راہنمائی فرماتا ہے۔

"ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا.....(الایۃ)

اے باری تعالیٰ ہماری بھول اور خطاؤں پر نہ پکڑیئے گا۔ اور حدیث شریف میں ہے "رفع عن امتی الخطا والنسیان وما استکرھوا علیہ" غلطی سے اور بھول چوک سے سرزد ہونے والے امور اور جبرو اکراہ کی صورت میں خلاف اسلام سرزد ہونے والے امور پر مواخذہ اور پکڑ نہ ہوگی۔

اسلئے واقعتاً جن سے غلطی اور ناسمجھی کی وجہ سے ایسے کپڑوں کی خرید و فروخت ہوئی ہے یا انہوں نے استعمال کیا ہے وہ معذور ہیں انہیں اللہ کے حضور معذرت کرنا چاہئے انکی توبہ استغفار کیلئے کوئی مخصوص شرط یا طریقہ نہیں صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور ایسے کپڑوں کو محفوظ کرنا بھی ضروری ہے اس کپڑے کا ڈیزائن بنانے والے یقیناً واقعی مجرم ہیں اسی طرح عمداً جن ملوں نے ایسے کپڑے پرنٹ کئے ہیں وہ بھی برابر کے شریک گناہ ہیں اور اگر مل مالکوں کی بے خبری میں ایسا ہوا ہے جیساکہ بعض کی طرف سے اخبارات میں معذرت بھی آئی ہے تو وہ معذور ہوں گے۔ البتہ ان کیلئے صرف معذرت اخبارات میں چھپوا دینا کافی نہیں بلکہ ایسے افراد جو اس قبیح صورت میں مجرم ہیں انکی نشاندہی کرنا انہیں فوراً ملوں سے خارج کرنا اور انکے خلاف کاروائی کرنا اور کروانے میں مدد کرنا از حد ضروری ہے اور اگر ایسے افراد کو ملازمت پر قائم رکھیں تو ان کی معذرت کا کوئی اعتبار نہیں، دیگر مسلمانوں کو ایسی ملوں پر کڑی نگاہ رکھنا چاہئے تاکہ آئندہ ایسا کوئی مجرم دوبارہ مسلمانوں کی دلسوزی کا باعث نہ بنے، اور جو ملیں اس سے باز نہ آئیں یا ایسے افراد کو ملازمت پر قائم رکھیں ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ علماء کرام اور دیگر حضرات کو چاہئے کہ عوام الناس کو ایسے گھناؤنے جرائم کی نشان دہی کریں اور ان کے خلاف مسلمانوں کو بیدار کریں اور ایسے کپڑوں کے استعمال کرنے سے منع کریں تاکہ عام لوگ غلطی اور غفلت سے توہین باری تعالیٰ توہین رسالت اور توہین اسلام کے مرتکب نہ ہوں۔ نیز اتمام حجت کے لئے (اگرچہ کچھ زیادہ فائدہ معلوم نہیں ہوتا) حکومت کے بااختیار اداروں کی طرف رجوع کریں تاکہ حکومت ایسے لوگوں کو بے نقاب کرے اور انہیں قرار واقعی سزا دے۔ حکومت کرے تو فبہا ورنہ مسلمانوں کو اپنے جذبہ ایمانی کا ثبوت بہرحال دینا چاہئے تاکہ قیامت کے دن رب تعالیٰ کے حضور اپنا عذر پیش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بیداری نصیب فرمائے اور حمیت و غیرت ایمانی سے نوازے تاکہ کفر کے خلاف سینہ سپر ہو سکیں اور اللہ کے دین کو غالب کر سکیں۔ "امین اللھم امین ھذا ماعندنا واللہ تعالی اعلم بالصواب"